مجموعہ رسائل خمسہ ۵

سفرنامہ حرمین شریفین
دربار رسالت ﷺ میں حاضری
معجزہ معراج النبی ﷺ
جامع المعجزات
سورہ فاتحہ کی آیات
ایک اشکال کا تحقیقی جواب
محبان اہل بیت و صحابہ رضی اللہ عنہم
تاریخی روایات کی حقیقت
ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے عقائد و نظریات پر ایک تحقیقی نظر

مرتبہ
عبدالوحید الحنفی

شائع کردہ
مرحبا اکیڈمی

5305

یا اللہ مدد　　حق چار یار

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جامع المعجزات

معجزہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر 56

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

☆☆☆☆

نام کتاب: معجزہ معراج النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

سلسلہ اشاعت: 56 بار اوّل

موئلف: حافظ عبدالوحید الحنفی آوڈھروال (چکوال)0302-5104304

صفحات: 184

قیمت: 30 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک

کمپوزنگ: النور مینجمنٹ چکوال

طباعت: 16 صفر 1436ھ 8 دسمبر 2014ء بروز پیر

ناشر: مرحبا اکیڈمی

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

حافظ عبدالوحید الحنفی

فہرست عنوانات

باب 1	21
معراجِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	21
جامع المعجزات۔ معجزہ معراج النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	21
احادیث معراج	26
تاریخ وسنہ معراج	27
سورۃ النجم اور واقعہ معراج	27
واقعہ اسرا و معجزہ معراج	31
امام الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بیت المقدس میں	33
امامت انبیاءؑ	34
سب سے اعلیٰ امامت نماز	35
معراج سماوی	36
جنت میں تشریف لے جانا	39
تقدیر کے قلموں کی آواز	40
رویتہ باری تعالیٰ	41
پچاس نمازیں	42
معراج سے واپسی	42
معجزہ معراج اور لقب صدیقؓ	43
معجزہ معراج سائنس کے لیے چیلنج	45

☆☆☆☆

باب 1

معراجِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

معجزہ معراج النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایک یادگار مضمون روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۲۷ نومبر ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا۔ جس میں راقم الحروف نے معجزۂ معراج صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تفصیلات پر روشنی ڈالی۔ وہ پیشِ خدمت ہے۔

جامع المعجزات۔ معجزہ معراج النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

ہر نبی علیہ السلام کا معجزہ ان کی نبوت کے لیے ایک مستقل دلیل ہوتا ہے، ہر نبی علیہ السلام کو سند عطا کی جاتی ہے۔ اور سند اس چیز کو کہتے ہیں کہ جس پر اس کی قابلیت کا مدار ہوتا ہے اور اس سند کا ہر وقت اس کے پاس ہونا ضروری ہے۔ تو تمام انبیاء علیہم السلام میں ہر نبی علیہ السلام کے ساتھ ایک معجزہ ہوتا تھا اور وہ ہر وقت

ان کے پاس ہوتا تھا۔

حضرت محمد ﷺ سے پہلے انبیاءؑ کو جو معجزات دیے گئے وہ عملی تھے۔ یعنی جس وقت دعا مانگی، معجزہ ظاہر ہو گیا۔ اور یہ سند حضرت موسیٰؑ کے لیے ید بیضا اور عصا تھا۔ عملی معجزے جب تک وہ انبیاءؑ دنیا میں موجود رہے، باقی رہے۔ بعد میں نہیں رہے۔

بخلاف اس کے حضرت محمد رسول ﷺ کو حق تعالیٰ نے گوناگوں سینکڑوں معجزے عطا فرمائے، عملی بھی اور علمی بھی۔ علمی معجزہ قرآن پاک ہے۔ طاقت بشری اس کی مثل نہیں لا سکتی۔ اسی واسطے اہل عرب میں جو بلاغت میں اعلیٰ درجہ رکھتے تھے، ان کو چیلنج دیا گیا کہ اس قرآن کو اگر تم انسان کا کلام سمجھتے ہو تو اس کی مثل ایک چھوٹی سی سورۃ بنا کر لے آؤ۔ لیکن وہ نہ لا سکے اور نہ قیامت تک لا سکیں گے۔ یہ حضور ﷺ کا علمی معجزہ ہے۔

دوسرے معجزات جو عطا کیے گئے۔ مثلاً شق قمر وغیرہ لیکن ان سب میں معجزہ معراج ایک ایسا عظیم الشان معجزہ ہے جو جامع المعجزات ہے اور معراج کے دوران اور بھی کئی معجزات دیے گئے۔ ایک ہے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جو زمین کا سفر ہے جس کا اجمالی ذکر سورۃ بنی اسرائیل پ۱۵ کی ابتداء میں ہے اور تفصیل احادیث ﷺ میں ہے۔ اسی طرح دوسرے حصے کا ذکر سورۃ النجم پ۲۷ میں ہے اور اس کی

تفصیل بھی احادیث میں ہے جو کہ مسجد اقصیٰ سے آسمانوں اور مقام قاب قوسین تک ایک معجزانہ سفر ہے۔ پہلے سفر کو "اِسرا" کہتے ہیں اور دوسرے کو "معراج" اور پھر اکٹھا دونوں کو بھی "معراج" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ معجزہ معراج کے پہلے حصہ اسرا کا ذکر پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت سے شروع ہوتا:

(ترجمہ): "وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندہ (محمد ﷺ) کو شب کے وقت مسجد حرام (یعنی مسجد کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے آس پاس ہم نے برکتیں رکھی ہیں، لے گیا کہ ہم ان کو کچھ عجائبات قدرت دکھا دیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے، بڑے دیکھنے والے ہیں۔"

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مذکورہ بالا آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی یہ راتوں رات سیر جو بطور معجزہ کرائی گئی، جسمانی تھی۔ نہ کہ صرف روحانی اور خواب آور۔ اس بناء پر بتداء سے لفظ سبحان فرمایا ہے او سبحان کا لفظ وہاں بولا جاتا ہے جہاں ایسی بات مذکور ہو جس کے متعلق عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ ایسا ہو نہیں سکتا۔ اور خواب کے متعلق جو سمجھا جاتا کہ خواب میں انسان اس قسم کی چیزیں دیکھ سکتا ہے۔ لیکن رات کے تھوڑے سے حصے میں جسمانی سیر کے لیے آں حضرت ﷺ جسم اطہر سمیت بیت المقدس میں تشریف لے گئے اور پھر واپس بھی آ گئے۔ اس عالم اسباب

کے تحت کوئی انسان یہ بات تسلیم نہیں کر سکتا تھا۔ اس لیے سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ فرمایا کہ یہ جسمانی سیر ہے اور یہ محض اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہوئی ہے اور اللہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

(۲) احادیث اور روایات میں آتا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے معراج کا واقعہ صحابہ کرامؓ کے سامنے بیان فرمایا اور کفار مکہ تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے اعتراض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیت المقدس کی نشانیوں کے متعلق دریافت کیا۔ اس سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کا سفر کبھی نہ کیا تھا۔ وہ یہ جانتے تھے، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو صرف خواب ظاہر کرتے تو قریش مکہ کی طرف سے اس قسم کے سوال کی ضرورت ہی نہ تھی۔

(۳) قرآن مجید میں من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ کے الفاظ سے اس جسمانی سیر کی حد بندی کر دی گئی ہے کہ کہاں سے کہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ اگر خواب ہوتا تو اس طرح کی حد بندی کی ضرورت نہ تھی۔

(۴) قرآن مجید کے الفاظ انہ ھو السمیع البصیر سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سفر جسمانی تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت و حکمت سے کرایا۔ کیوں کہ "وہی ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے" اور اس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جسمانی سفر میں اپنی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

قدرت کے وہ عجائبات دکھلائے جن کو آپ ﷺ نے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔

(۵) قرآن مجید کی اس آیت میں لفظ "عبد" بھی جسمانی معراج پر دلالت کرتا ہے۔ کیوں کہ عبد نہ صرف روح انسانی کو کہتے ہیں نہ صرف جسم انسانی کو بلکہ عبد کا لفظ جسم مع الروح کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ہم کلمہ شہادت میں اشهد ان محمداً عبدهٗ و رسوله میں آں حضرت ﷺ کی شخصیت کے لیے اللہ کا بندہ اور اس کے رسول ﷺ ہونے کی شہادت دیتے ہیں، نہ یہ کہ آپ ﷺ کی روح اللہ کی بندی اور رسول ﷺ ہے۔

(۶) آں حضرت ﷺ کو جسمانی معراج تو صرف ایک مرتبہ ہوا۔ جس کا مذکورہ آیت میں ذکر ہے اور جسمانی معراج کا منکر ملحد ہے۔ البتہ روحانی معراج اس کے علاوہ متعدد مرتبہ ہوا ہے۔ جن بعض روایات سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا یہ خواب تھا، جسم مبارک اپنی جگہ موجود تھا تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اس سے مراد وہاں دوسرے روحانی سفر ہیں جو کہ کئی مرتبہ نصیب ہوئے۔[1]

---

[1] معراج مصطفےٰ ﷺ ص ۵۔ از مولانا قاضی مظہر حسین۔

بہر حال آیت مذکورہ اور احادیث صحیحہ سے قطعی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو جسم اطہر سمیت بیداری کی حالت میں ایک مرتبہ معراج نصیب ہوا۔

(۷) اس عظیم الشان معجزہ معراج کے بیان میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بجائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم و رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صفاتی ناموں کے "عبدہ" کا لفظ فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عبد ہونا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی کوئی اعلیٰ صفت ہے جس کو اس جسمانی عظیم الشان معجزے سے خاص مناسبت ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود بر حق ہے۔ لا الٰہ الا اللہ۔ باقی تمام جن و انس اور ملائکہ اس کی بندگی کرنے والے ہیں لیکن اس صفت بندگی اور عبادت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا میں پوری طرح فنا ہیں اور آپ فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے آخری مقام پر فائز ہیں اور اسی عبدیت کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العالمین نے جسم اطہر سے وہ عروج عطاء فرمایا ہے جو سید الملائکہ حضرت جبرائیلؑ امین کو بھی نصیب نہیں ہوا۔

احادیث معراج

مشہور محدث زرقانی کہتے ہیں کہ معراج کا واقعہ ۴۵ صحابہؓ سے منقول ہے اور پھر ان کے نام بھی شمار کرائے ہیں۔ ان صحابہؓ میں

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

مہاجرین بھی ہیں اور انصار بھی۔ کیوں کہ احادیث میں آتا ہے کہ جب صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ سے دریافت فرمایا کہ معراج کا واقعہ کس طرح ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ان (صحابہؓ) سے یہ واقعہ بیان کیا۔

تاریخ وسنہ معراج

یہ واقعہ کس سال اور کس مہینہ سے ہوا، مختلف روایات ہیں۔

ارباب سیر و تاریخ یہ فرماتے ہیں کہ معراج کا واقعہ ہجرت سے ایک سال یا ڈیڑھ سال قبل پیش آیا۔ اور قول یہ ہے کہ مہینہ رجب کا تھا اور تاریخ ۲۷ تھی۔ چناں چہ علامہ ابن عبدالبرؒ، امام نوویؒ اور عبدالغنیؒ مقدسیؒ جیسے مشہور اور جلیل القدر محدثین کا رجحان اسی جانب ہے کہ ماہ رجب تھا اور آخر الذکر فرماتے ہیں کہ ۲۷ تاریخ تھی اور وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ امت مرحومہ میں ہمیشہ سے عملاً اسی پر اتفاق بھی رہا ہے۔[1]

سورۃ النجم اور واقعہ معراج

معجزہ معراج کے دوسرے حصے میں آسمانی معراج کی تفصیلات اگرچہ مستند، مشہور اور مقبول روایات و احادیث ثابت و منصوص ہیں۔ لیکن خود قرآن عزیز (سورۃ النجم) میں بھی بنص صریح بعض تفصیلات مذکور

1 قصص القرآن ج۴ ص ۳۴۲۔ حفظ الرحمٰن سوہارویؒ۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند آیات کی تفسیر بھی بیان کر دی جائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ پ ۲۷ رکوع ۵ میں ہے:

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝

ستارے کی قسم، جب غائب ہونے لگے۔

قرآن مجید نے سماویات سے بات شروع یا اخذ کی، اس لیے کہ بعد میں کلام بھی چوں کہ آسمانی خبر کے بارہ میں ہے (اور حضور ﷺ کے سماوات العلیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ تک سفر کا ذکر ہے۔

- یہ تمہارے ساتھ کے رہنے والے نہ راہ سے بھٹکے اور نہ غلط راہ ہوئے۔ (۲)
- اور نہ آپ ﷺ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں بناتے ہیں۔ (۳)
- ان کا ارشاد نری وحی ہے، جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔ (۴)

یہ ان آیات کا خلاصہ اور نچوڑ ہے یوحیٰ میں وحی کا ذکر ابہام سے کیا ہے۔ کیوں کہ وحی بھیجنے والی صرف اور صرف ذات خداوندی ہے۔

- ان کو ایک فرشتہ تعلیم کرتا ہے جو بڑا طاقتور ہے۔ (۵)
- پھر وہ فرشتہ اصلی صورت پر نمودار ہوا۔ (۶)
- ایسی حالت میں کہ وہ بلند کنارہ پر تھا۔ (۷)
- پھر وہ نزدیک آیا پھر اور نزدیک آیا۔ (۸)
- سو دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم۔ (۹)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

- کہ اس نے اپنے بندے کی طرف وحی کی جو وحی کی۔(۱۰)
- قلب نے دیکھی ہوئی چیز میں کوئی غلطی نہیں کی۔(۱۱)
- کیا تم جھگڑتے ہو اس چیز میں جو وہ دیکھتا ہے۔(۱۲)
- اور البتہ تحقیق دیکھا ہے اس پیغمبر ﷺ نے اس کو دوسری مرتبہ۔ (۱۳)
- سدرۃ منتہیٰ کے پاس۔(۱۴)
- اس کے قریب جنت الماویٰ ہے۔(۱۵)
- جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو لپٹ رہی تھیں جو چیزیں لپیٹ رہی تھیں۔ (۱۶)
- نگاہ نہ توہٹی اور نہ بڑھی۔

اس میں تصریح ہے کہ واقعہ بیداری میں تھا۔(۱۷)

- اور البتہ تحقیق دیکھیں اس پیغمبر ﷺ نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں۔(۱۸)

یہ تو آسمانی معراج کا اجمال ہے اور زمینی معراج میں بھی سورۃ بنی اسرائیل کی آیت میں فرمایا:

لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتنَاه (تاکہ ہم دکھائیں اس کو اپنی نشانیوں میں سے)

اور سورۃ بنی اسرائیل میں موجود ہے۔

- اور ہم نے آپ ﷺ کو وہ دکھاوا نہیں دکھایا مگر لوگوں کی آزمائش

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

کے لیے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں سند قوی سے روایت لکھی ہے کہ:

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار (عزوجل) کو دیکھا ہے۔ (فتح الملہم ج ا ص ۳۳۵)

امام سہیلیؒ نے اس روایت کو ذکر کیا ہے جس کو ابن سنجر محدث نے اپنی سند کے ساتھ جو شریح بن عبید تک پہنچتی ہے، بیان کیا ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی بلندی تک عروج کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی طرف وحی بھیجی وہ جو وحی اس نے بھیجی۔ جب جبرائیلؑ نے پروردگار کے قرب کو محسوس کیا تو وہ سجدہ ریز ہو گئے اور برابر سجدہ میں اس طرح تسبیح کرتے رہے۔

سبحان رب الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ۔

(کہ پاک پروردگار جو جبروت و ملکوت کا رب ہے اور بڑائی اور عظمت والا پروردگار ہے۔)

یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی طرف فیصلہ کیا جو اس نے فیصلہ کیا اور یہ وحی تمام ہوئی تو جبرائیلؑ نے اپنا سر اوپر اٹھایا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جبرائیلؑ کو اس کی اصلی شکل پر دیکھا، جس پر وہ پیدا کیا گیا۔ الخ (فتح الملہم شرح مسلم ج ا ص ۳۳۵)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

واقعہ اسرا و معجزہ معراج

بعض روایات و احادیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ام ہانیؓ کے گھر سویا ہوا تھا (ام ہانیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ کی ہمشیرہ ہیں اور حضور ﷺ کی چچا زاد بہن ہیں) کہ فرشتے نے مجھے جگایا اور چھت کے راستہ سے مجھے نکال کر (بمقام حطیم) حرم شریف میں لے گئے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے کیوں کہ مکان کے دروازے سے تو روزانہ آنا جانا تو ہوتا ہی تھا لیکن اس معجزانہ سفر کی ابتداء بھی معجزانہ طور پر ہوئی۔ پھر آپ ﷺ حطیم میں سو گئے۔ پھر فرشتہ نے آپ ﷺ کو جگایا اور آپ ﷺ کا سینہ چیرا۔ حدیث میں یہ واقعہ اس طرح آیا ہے:

ہنسلی کے گڑھے سے لے کر ناف تک میرا سینہ چیرا، پھر میرا دل دھویا اور اس کو ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا اور پھر اس کو سی کر سینہ میں اپنی جگہ رکھ دیا۔ پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ جس کو براق کہتے ہیں۔ وہ (اتنا تیز رفتار تھا کہ) حد نظر تک اپنا ایک قدم رکھتا تھا۔ مجھے اس پر سوار کرایا گیا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

تفسیر قرطبی میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ براق پر سوار ہونے لگے تو براق شوخی کرنے لگا۔ اس پر حضرت جبرائیلؑ نے اس پر ہاتھ مارا

عبدالوحید الحنفی حافظ خادم اہلسنت

اور فرمایا کہ تجھ پر کوئی ایسا مقرب فرشتہ اور نبیؑ ورسولؑ سوار نہیں ہوا جو آں حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ مکرم ہو، تو اس پر براق نے کہا میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اس اعلیٰ شان کو جانتا ہوں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صاحب شفاعت ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میری شفاعت فرمائیں۔ اس پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تو میری شفاعت میں آگیا۔

بعض روایات میں ہے کہ جب حضرت جبرئیلؑ نے براق کو تنبیہ کی تو وہ پسینہ پسینہ ہو گیا۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین روایت کرتے ہیں کہ دار العلوم دیوبند کے دورہ حدیث میں مسلم شریف پڑھاتے ہوئے حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیادیؒ نے حدیث براق کے تحت یہ فرمایا تھا کہ براق نے گستاخانہ شوخی نہیں کی تھی بلکہ وہ ناز میں آکر ایسی حرکت کر گیا کہ مجھ پر آج کتنی بڑی اعلیٰ شان والے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سوار ہوئے ہیں۔ جبرائیلؑ امین نے جب ڈانٹا تو وہ شرم کے مارے پسینہ پسینہ ہو گیا۔ (معراج مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ص ۱۶۔ ماہنامہ حق چار یار ج ۲ ش ۸)

بعض روایات میں ہے کہ حضور رحمت للعالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو براق پر سوار کرتے وقت حضرت جبرائیلؑ امین نے رکاب تھامی اور حضرت میکائیل نے لگام پکڑی تھی۔ یہ ہے رحمت للعالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان اور رسالت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کا مقام

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

کہ حضرت جبرائیلؑ امین جو ملائکہ کے سردار ہیں وہ شب معراج میں ایک خادم کی حیثیت سے امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے۔

امام الانبیاء ﷺ بیت المقدس میں

سرورِ کائنات رحمت للعالمین خاتم النبیین ﷺ براق پر سوار ہو کر مسجد اقصیٰ پہنچے۔ براق کو باہر ایک حلقہ کے ساتھ باندھا اور پھر مسجد اقصیٰ کے اندر تشریف لے گئے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ چوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ معجزانہ سفر اپنی قدرت کے عجائبات دکھانے کے لیے آپ ﷺ کو کرایا تھا۔ اس لیے مکہ شریف سے مسجد اقصیٰ کے درمیان میں آپ ﷺ کو بعض عجائب قدرت کا مشاہدہ کرایا گیا۔ چناں چہ صحیح مسلم ج ۲ باب من فضائل موسیٰؑ میں یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ”میں اسراء (معراج) کی رات حضرت موسیٰؑ پر سے گزرا تو آپ ﷺ ایک سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔“

قبروں میں نماز پڑھنا انبیائے کرامؑ کی خصوصیات میں سے ہے۔ چناں چہ حدیث میں ہے:

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اَلْاَنْبِیَاءُ علیہ السلام اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ۔ (مسند ابی یعلیٰ)

ترجمہ: انبیاءؑ زندہ ہیں اور اپنی اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اہلسنت و الجماعت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے۔ البتہ یہ ملحوظ رہے کہ گو انبیائے کرامؑ وفات کے بعد روح کے تعلق سے اپنے اجسام طاہرہ کے ساتھ زندہ ہیں جو ان کے ساتھ زندہ ہیں، جو ان کے اس دنیا میں تھے۔ لیکن ان کی یہ زندگی چوں کہ عالم برزخ میں ہے اس لیے ان کی یہ حیات جسمانی ان دنیوی آنکھوں سے نہیں دیکھی جا سکتی۔ جن سے ہم اس عالم شہادت کی چیزیں دیکھتے ہیں۔ اس جہان اور اس جہان کی کیفیات میں فرق ہے۔ اس دنیا میں جسم کے احوال ظاہر ہیں اور روح کے پوشیدہ ہیں۔ خالق کائنات نے ہر جہان کے احوال و کیفیات اپنی قدرت اور حکمت سے جدا جدا رکھے ہیں۔

امامت انبیاءؑ

سرور کائنات امام الانبیاء ﷺ جب بیت المقدس پہنچے تو آپ ﷺ کے استقبال کے لیے حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک تمام انبیائے کرامؑ بامر خداوندی بیت المقدس تشریف لائے۔ آں حضرت ﷺ جب مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے تو بعض انبیاءؑ تشریف لے آچکے تھے اور پھر باقی انبیاءؑ بھی پہنچ گئے۔ مصلّیٰ بچھایا گیا اور حضرت

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

جبرائیلؑ نے رحمت للعالمین ﷺ کو نماز پڑھانے کے لیے مصلّیٰ پر کھڑا کر دیا۔ تمام انبیائے کرامؑ اور ملائیکہ عظام نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ (معراج مصطفےٰ ص ۱۱۔ از حضرت مولانا قاضی مظہر حسین)

سب سے اعلیٰ امامت نماز

سب سے اعلیٰ اور افضل نماز باجماعت وہ ہے جو شب معراج میں ادا کی گئی۔ کیوں کہ اس میں امام حضور سرور کائنات ﷺ ہیں اور مقتدی انبیاءؑ و ملائیکہ ہیں۔

(۲) اس کے بعد دوسرے درجے کی نماز باجماعت وہ ہے جس میں امام حضور خاتم النبیین ﷺ اور مقتدی صحابہ کرامؓ تھے۔

(۳) اس کے بعد تیسرے درجے کی نماز باجماعت مسجد نبوی ﷺ کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے مرض الوفات میں حضرت ابو بکر صدیقؓ امام نماز ہوتے تھے اور صحابہ کرامؓ مقتدی اور مقتدیوں میں حضرت علی المرتضیٰؓ اور دوسرے خاندان نبوت ﷺ کے افراد بھی ہوتے تھے۔ آں حضرت ﷺ کی موجودگی میں آپ ﷺ کے حکم سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا نمازیں پڑھانا اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ وصال نبوی ﷺ کے بعد بھی آپ ﷺ کے پہلے جانشین اور خلیفہ

بلا فصل حضرت ابو بکر صدیقؓ ہی ہوں گے۔ چناں چہ ایسا ہی ہوا کہ سرور کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وصال کے بعد امت نے امام اول اور خلیفہ بلا فصل حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ہی بنایا۔

معراج سماوی

مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک عجائب قدرت کا مشاہدہ کرنے کے بعد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا جسد اطہر کے ساتھ بیداری میں آسمانوں پر عروج ہوا۔ جس کی تفصیل احادیث میں موجود ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں صحیح بخاری اور مسلم کے حوالہ سے ساتوں آسمانوں پر جانے اور سدرۃ المنتہیٰ تک عروج اور انبیائے کرامؑ سے ملاقات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ یہاں بخوف طوالت اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

"اس کے بعد ملاء اعلیٰ کا سفر شروع ہوا اور جبرئیلؑ کی ہم رکابی میں براق نے آسمان کی جانب پرواز کی۔ جب ہم پہلے آسمان تک پہنچ گئے تو جبرائیل نے نگہبان فرشتوں سے دروازہ کھولنے کو کہا۔ نگہبان فرشتہ نے دریافت کیا کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا: میں جبرائیلؑ ہوں۔ فرشتہ نے کہا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل نے جواب دیا: محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ فرشتہ نے کہا: کیا ان کو بلانے کا پیغام بھیجا گیا ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا: ہاں! فرشتوں نے یہ سن کر مرحبا کہا

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اور دروازہ کھول دیا۔ آپ ﷺ آسمان میں داخل ہو گئے اور ایک نہایت بزرگ آدمی کو دیکھا، جبرائیلؑ نے کہا یہ آپ ﷺ کے باپ آدمؑ ہیں، ان کو سلام کیجیے۔ آپ ﷺ نے سلام کیا۔ حضرت آدمؑ نے سلام کا جواب دیا اور کہا (خوش آمدید) ہو فرزند صالح اور نبی صالح کو۔ اور آپ ﷺ کے لیے دعائے خیر کی اور اس وقت آپ ﷺ نے دیکھا کچھ صورتیں آپؑ کی دائیں جانب ہیں اور کچھ صورتیں بائیں جانب ہیں۔ جب آدمؑ دائیں جانب نظر ڈالتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب بائیں جانب دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ حضرت جبرائیلؑ نے بتلایا کہ دائیں جانب ان کی نیک اولاد کی صورتیں ہیں۔ یہ اصحاب یمین اور اہل جنت ہیں اور ان کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اور بائیں جانب اولاد بد کی صورتیں ہیں، یہ اصحاب شمال ہیں اور اہل نار (دوزخی) ہیں۔ ان کو دیکھ کر روتے ہیں۔ یہ تمام مضمون صحیحین بخاری اور مسلم میں ہے۔

اس کے بعد دوسرے آسمان تک پہنچے اور پہلے آسمان کی طرح سوال و جواب ہو کر دروازہ میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت یحییٰؑ و حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات ہوئی۔ جبرائیلؑ نے ان کا تعارف کرایا اور کہا آپ ﷺ پر سلام میں پیش قدمی فرمایئے۔ میں نے سلام کیا اور ان دونوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: مرحبا ہو،

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

برادر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صالح کو اور نبی صالح کو۔ بعد ازیں آپ تیسرے آسمان میں تشریف لے گئے اور جبرائیلؑ نے اسی طرح دروازہ کھلوایا۔ وہاں حضرت یوسفؑ سے ملاقات ہوئی اور اسی طرح سلام و کلام ہوا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ یوسفؑ کو حسن و جمال کا ایک بہت بڑا حصہ عطاء کیا گیا ہے۔ پھر چوتھے آسمان پر تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت ادریسؑ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی مرحبابالاخ الصالح وبالنبی الصالح کہا۔ پھر پانچویں آسمان پر تشریف لے گئے۔ وہاں ہارونؑ سے ملاقات ہوئی (ان سے بھی اسی طرح سلام و کلام ہوا) پھر چھٹے آسمان پر تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی (ان سے بھی اسی طرح سلام و کلام ہوا) پھر ساتویں آسمان پر تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی اور یہ دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ بیت المعمور سے پشت لگائے بیٹھے ہیں۔ بیت المعمور قبلۂ ملائکہ ہے جو ٹھیک خانہ کعبہ کے مقابلے پر ہے۔ بالفرض اگر وہ گرے تو عین کعبہ پر گرے۔ روزانہ ستر ہزار فرشتے اسی کا طواف کرتے ہیں اور پھر ان کی نوبت نہیں آتی۔ جبرائیلؑ نے کہا کہ یہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے باپ ابراہیمؑ ہیں، ان کو سلام کیجیے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سلام کیا۔ حضرت ابراہیم نے جواب دیا (یعنی خوش آمدید میرا بیٹا صالح آگیا اور نبی صالح آگیا) بعد

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ازاں آپ کو سدرۃ المنتہیٰ کی طرف بلند کیا گیا جو ساتویں آسمان پر ایک بیری کا درخت ہے۔ زمین سے جو چیز اوپر جاتی ہے وہ سدرۃ المنتہیٰ پر جا کر رک جاتی ہے اور پھر اوپر اٹھائی جاتی ہے۔ اور ملاء اعلیٰ سے جو چیز اترتی ہے وہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔[1]

(بحوالہ سیرت المصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ج ۱۔ از مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ)

جنت میں تشریف لے جانا

قرآن مجید میں ہے:

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى (سورۃ النجم)

یعنی سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک جس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔

سدرۃ المنتہیٰ کے عجائبات قدرت دیکھنے کے بعد آں حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جنت میں بھی تشریف لے گئے۔ بعض روایات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جنت میں حضرت عمر فاروقؓ کا محل بھی دیکھا اور جنت میں حضرت بلالؓ کے جو قدم زمین پر پڑ رہے تھے ان کی آواز بھی شب معراج میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سنائی گئی۔ آں حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو معراج کی رات اہل دوزخ کا عذاب بھی دکھلایا گیا تاکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی امت کو عذاب اور اعمال پستہ کی ہولناکیوں سے آگاہ کر دیں۔

---

[1] زرقانی شرح مواہب لدینہ ج ۶ ص ۱۸۔

حافظ عبدالوحید الحنفی

تقدیر کے قلموں کی آواز

آں حضرت رحمت للعالمین خاتم النبیین ﷺ کو جنت سے بھی اوپر لے گئے اور ایک مقام ایسا آیا جہاں آپ نے صریف الاقدام یعنی تقدیر کے قلموں کی آواز سنی۔ پھر اسی مقام سے بھی اوپر تشریف لے گئے۔ کئی نورانی حجابات طے کرنے کے بعد آپ اس تجلی گاہ میں جسم اطہر کے ساتھ پہنچ گئے جہاں جبرائیل امینؑ بھی نہیں پہنچ سکے اور پیچھے ٹھہر گئے۔ آں حضرت ﷺ نے حضرت جبرائیلؑ سے پیچھے ٹھہر جانے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ اس مقام سے آگے نہیں جا سکتا۔ کیوں کہ میرے (نور کے) پروں میں طاقت نہیں رہی۔ بقول شیخ سعدی:

اگر یک سرے موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسو زد پرم

یعنی میرا حال تو یہ ہے کہ اگر بال برابر بھی اوپر پرواز کروں تو حق کی تجلی سے میرے نور کے پر جل جائیں۔

یہ ہے آں حضرت ﷺ کے معراج کی آخری حد کہ وہاں حق تعالیٰ کی تجلیات کا اتنا غلبہ تھا کہ سید الملائکہ جبرائیل امینؑ بھی ان کی تاب نہیں لا سکتے تھے۔ یہ مقام ارفع و اعلیٰ صرف امام الانبیاء و الملائکہ ﷺ کے لیے ہی مختص تھا۔ وہاں رب العالمین کی خاص تجلی کا

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

نزول تھا جس کے آں حضرت ﷺ متحمل ہوئے جو مقام عبدیت کی انتہائی بلندیوں پر فائز تھے۔ سورۃ النجم میں ہے فاوحی الٰی عبدہ ما اوحی۔ پھر حق تعالیٰ نے اپنے خاص بندے پر وحی کی جو بھی کی۔

رویتہ باری تعالیٰ

رسول اللہ ﷺ نے شبِ معراج میں اللہ تعالیٰ کو قلب کی آنکھوں میں دیکھا یا ظاہری آنکھوں میں اس سے متعلق بھی کتب احادیث میں مختلف روایات ہیں۔ اہل سنت والجماعت کا نظریہ یہ ہے کہ اس دنیا میں حق تعالیٰ کا دیدار ظاہری آنکھوں سے نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ اس جہان فانی میں اللہ تعالیٰ کی ذاتی تجلی کی برداشت نہیں ہے۔ اور حضور خاتم النبیین ﷺ کو شب معراج میں جو آنکھوں سے دیدار نصیب ہوا تو وہ اس فانی جہاں کی حدود سے گزار کر مقام عرش پر ہوا تھا اور مقام بالا میں تجلی حق برداشت کرنے کی قوت ہے اور آں حضرت ﷺ کی روحانیت بھی اس درجے کی قوت رکھتی تھی کہ رب العالمین کی ذاتی تجلی کو آپ ﷺ نے برداشت کر لیا جس کو جبرائیل امینؑ کی نورانیت بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ [1]

---

[1] معراج مصطفےٰ ﷺ۔ از مولانا قاضی مظہر حسین ص ۱۶۔

خادم اہلسنت عبدالحمید

پچاس نمازیں

شب معراج میں حق تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امت کے لیے پچاس نمازیں فرض کیں۔ آپ جب واپس تشریف لائے اور چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ کلیم اللہؑ نے کہا کہ مجھے اپنی امت کا تجربہ ہے۔ آپ کی امت پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی۔ آپ دربار خداوندی میں عرض کریں اور تخفیف کرائیں۔ آں حضرت ﷺ نے مشورہ کے مطابق تخفیف کرائی، آخر پانچ رہ گئیں۔ تو پھر بھی حضرت موسیٰؑ نے تخفیف کرانے کا مشورہ دیا لیکن رحمت للعالمین ﷺ نے فرمایا کہ اب مجھے دربار خداوندی میں عرض کرنے سے شرم آتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کی امت پر نمازیں فرض تو پانچ ہی ہیں، لیکن ثواب پچاس ہی کا ملے گا۔ (میری بات میں تبدیلی نہیں ہوتی) یہ ارحم الراحمین کی امتِ محمدیہ ﷺ پر خصوصی رحمت تھی۔

معراج سے واپسی

آں حضرت ﷺ عجائبات قدرت اور ذات حق کے مشاہدہ کے بعد واپس اپنے مکان پر تشریف لائے اور سو گئے۔ صبح آپ حرم شریف میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے اس معجزہ کا ذکر کیا

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

اور تفصیلات بتائیں۔

اصحاب رسول ﷺ کے لیے تو یہ ایک بڑی سعادت تھی کہ آں حضرت ﷺ سے واقعہ معراج بلاواسطہ سنا اور بن دیکھے آپ ﷺ کے ارشادات پر ایمان لے آئے۔ لیکن کفار قریش کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو ان کا ایک وفد ابو جہل کی پارٹی کا آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اگر آپ ﷺ گئے ہیں تو بیت المقدس کی علامات اور نشانیاں بتائیں۔ اس پر حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب قریش نے مسجد اقصیٰ کی نشانیاں دریافت کیں تو میرے دل میں ایسی بے چینی پیدا ہوئی جو کبھی نہ ہوئی تھی۔ اس حالت میں اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کھول دی۔ حجابات دور کر دیے اور جو جو سوال وہ کرتے تھے مسجد اقصیٰ کو دیکھ کر میں بتاتا جاتا تھا۔ لیکن کفار کے سوالات چوں کہ بد نیتی پر مبنی تھے اس لیے (لاجواب تو ہو گئے لیکن) ایمان نہیں لائے۔

معجزہ معراج اور لقب صدیق

کفار قریش میں سے ایک شخص حضرت ابو بکرؓ کے پاس چلا گیا۔ شہر سے ملحق ان کی جگہ تھی، اس رات آپؓ نے وہاں ہی قیام کیا تھا اور ابھی دربار رسالت میں تشریف نہیں لائے تھے۔ اس نے حضرت ابو بکر

صدیقؓ سے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص راتوں رات بیت المقدس جاکر پھر واپس آسکتا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا نہیں (کیوں کہ اس وقت جہاز اور طیارے تو نہیں تھے اور سینکڑوں میل کا سفر اتنے قلیل وقت میں اونٹوں اور گھوڑوں کے ذریعے تو ہو نہیں سکتا تھا) پھر اس نے کہا کہ آپ کے یار (یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ) تو آج یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ وہ رات کے تھوڑے سے حصے میں بیت المقدس گئے ہیں اور پھر واپس بھی آگئے ہیں۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ میں نے خود تو یہ بات آں حضرت ﷺ سے نہیں سنی، لیکن اگر آپ ﷺ نے ایسا فرمایا ہے تو میں اس کی تصدیق کرتا ہوں کہ آپ بیت المقدس گئے ہیں اور میں تو پہلے ہی آپ ﷺ کو سچا مان کر بن دیکھے ایمان لا چکا ہوں کہ آپ ﷺ کے پاس آن کی آن میں وحی آتی ہے اور جبرائیل امینؑ آتے ہیں۔ جب حضرت ابو بکرؓ دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو صدیق کا لقب عطا فرمایا۔ (تفسیر ابن کثیر)

دربار رسالت ﷺ سے عطا کردہ صدیق کا لقب اتنا مشہور و معروف اور مقبول عام ہو چکا ہے کہ جہاں صرف صدیقؓ کا لفظ کہا جائے اس سے مراد حضرت ابو بکر صدیقؓ ہی لیے جاتے ہیں۔

عبدالوحید الحنفی

معجزہ معراج سائنس کے لیے چیلنج

احادیث میں آں حضرت ﷺ کے اس عظیم الشان معجزہ کی تفاصیل پائی جاتی ہیں بغرض اختصار کئی واقعات یہاں بیان نہیں کیے جا سکے۔ معجزہ معراج کو ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ صحابہ کرامؓ اور کفار کو دکھلایا نہیں گیا اور اس کی ایک حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ اہل ایمان اس کو بن دیکھے محض رسول اللہ ﷺ کے بتانے سے مان لیں۔ چناں چہ صحابہ کرامؓ نے بِن دیکھے اس معجزہ معراج کو تسلیم کیا۔ مولانا قاضی مظہر حسین لکھتے ہیں کہ:

۱۔ یہ معجزہ معراج سائنس کے لیے ایک عظیم چیلنج ہے۔ سائنس ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے آج اس مقام پر پہنچ چکی ہے کہ تیز رفتار طیارے چاند اور دوسرے سیاروں سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔

۲۔ چاند وغیرہ کی بلندی پر پہنچ کر بھی ان کا زمینی مرکز سے رابطہ رہتا ہے۔

۳۔ ٹیلی ویژن تو آج گھر گھر میں پہنچ گیا ہے جس کے ذریعے گھر میں بیٹھ کر لوگ دور دراز کے واقعات کو آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔

۴۔ ڈاکٹر نہ صرف گردے اور مثانے کا بلکہ قلب و دماغ کا بھی کامیاب آپریشن کرنے لگے ہیں۔ بے شک یہ سائنس کے حیرت انگیز

کرشمے ہیں لیکن معجزہ معراج کے سامنے ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

۵۔ براق پر سوار کرنے سے پہلے آں حضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا شق صدر ہوا۔ بدن اطہر سے بالکل جدا کر کے قلب مبارک کو جنت کے طشت میں رکھ کر آب زم زم سے دھویا گیا اور پھر اس کو رکھ کر سی دیا۔ لیکن حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بے ہوش نہیں ہوئے اور نہ ہی جسمانی ضعف لاحق ہوا بلکہ قدرت خداوندی سے آپ کے اندر پہلے سے زیادہ قوت بھر دی گئی اور فوراً ہی زمین و آسمان اور عرش کے سفر کے لیے روانہ ہو گئے بلکہ شق صدر ہونے کے باوجود آپ خود اپنی آنکھوں سے فرشتوں کا عمل قلب مبارک کا زمزم سے دھونا وغیرہ دیکھتے رہے۔ کیوں کہ موت و حیات قبضہ قدرت میں ہے۔ جس میں کسی مخلوق کی طاقت کا دخل نہیں۔

۶۔ سائنس کے ایجاد کردہ تیز رفتار طیاروں کے مقابلے میں براق کی تیز رفتاری ایک جانور کی حیثیت سے ہے۔ طیارے خراب ہو جاتے ہیں، طیاروں میں پرواز کرنے والے ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن براق میں یہ کمزوریاں اور خرابیاں نہیں پائی جاتیں۔

۷۔ ٹی وی میں اگرچہ ہزاروں میل دور تک مشاہدہ ہو سکتا ہے اور آوازیں سنائی دیتی ہیں لیکن یہ سب کچھ اسباب کے تحت ہے۔ ٹی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

وی کے خراب ہونے سے یہ سارا کھیل ختم ہو جاتا ہے۔ نہ کسی دور کی چیز کو دیکھا جا سکتا ہے اور نہ دور کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ لیکن آں حضرت ﷺ کو حق تعالیٰ نے بیٹھے بیٹھے بیت المقدس کا نقشہ دکھلایا۔ درمیانی حجابات دور کر دیے۔ بیت المقدس کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ اللہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

۸۔ آں حضرت ﷺ کی تیز رفتاری اور بلند پروازی کا یہ حال کہ ساتوں آسمانوں سے گزر گئے اور انبیاءؑ کی ملاقاتیں ہوئیں۔ لیکن سائنس دان اور ہواباز ابھی تک پہلے آسمان کو ہی نہیں دیکھ سکے۔ چہ جائیکہ وہاں ان کی رسائی ہو اور آسمانوں کو چیر کر آگے نکل جائیں اور سائنس کے حیرت انگیز کرشمے بھی تو اللہ تعالیٰ کی قدرت ہی کے مظاہر ہیں۔ جس نے انسان کو اتنی عقل اور اتنا دماغ عطا فرمایا کہ وہ عالم اسباب میں ترقی کر سکے۔ لیکن معجزات نبوی ﷺ چوں کہ عالم اسباب سے بالاتر ہوتے ہیں۔ جہاں صرف کلمہ "کن" کارفرما ہوتا ہے اس لیے قیامت تک سائنس کی ترقیاں حضور خاتم النبیین ﷺ کے معراج کے سامنے ہیچ ہیں۔[1]

ہمارا بھی عقیدہ ہے کہ جب حضور رحمت للعالمین ﷺ کو جسم

---

1 معراج مصطفیٰ از مولانا قاضی مظہر حسین۔ ص ۲۰۔

خادم اہلسنت عبدالواحد

اطہر سمیت بیداری کی حالت میں شب معراج میں اتنا عروج عطا فرمایا گیا تو اس کا یہ بھی تقاضا ہے کہ آپ کے صحابہ کرامؓ کو بھی ان روحانی بلندیوں تک پہنچایا جائے جو کسی اور امتی کو نصیب نہ ہوں۔ معراج نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پرتو سے صحابہ کرامؓ کو تقویٰ اور للّٰہیت کی بلندیوں سے سرفراز فرمایا اور زندگی مین ہی ان کو رضی اللہ عنہم ورضوعنہ کی قرآنی سند عطا فرمادی۔[1]

وماعلینا الا البلاغ المبین

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

حافظ عبدالوحید الحنفی

ساکن اوڈھروال (تحصیل وضلع چکوال)

۱۶ صفر ۱۴۳۶ھ ۸ دسمبر ۲۰۱۴ء بروز پیر

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ
اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات
اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ چکوال (پاکستان)
0334-8706701
www.zedemm.com
zedemm@yahoo.com

[1] روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی/اسلام آباد ۲۷ نومبر ۱۹۹۷ء۔ ص ۸۔

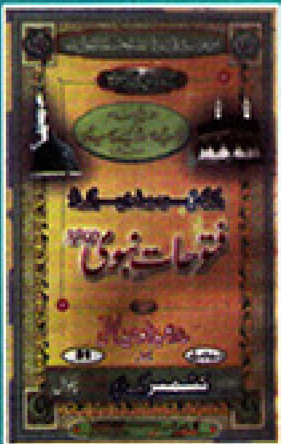
فتوحات نبوی

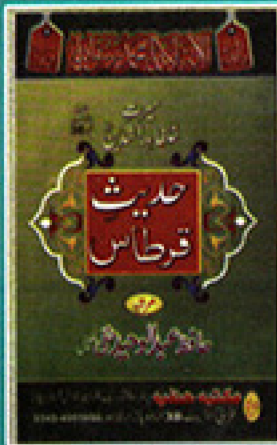
حدیث قرطاس

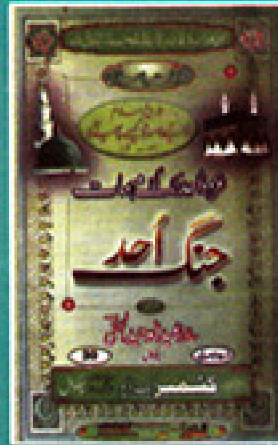
جنگ احد

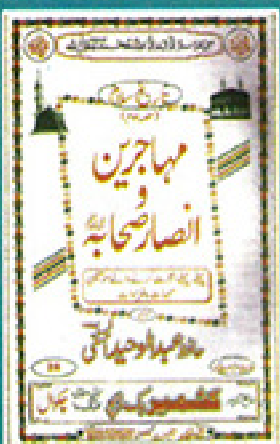
مہاجرین و انصار صحابہ

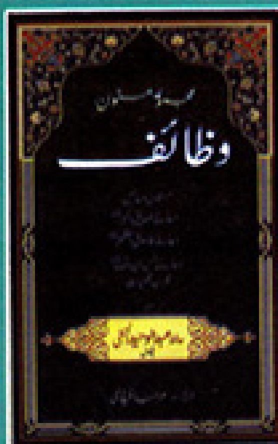
وظائف

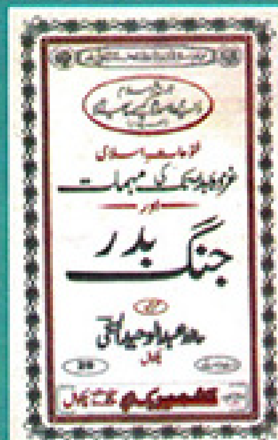
جنگ بدر

فتح مکہ

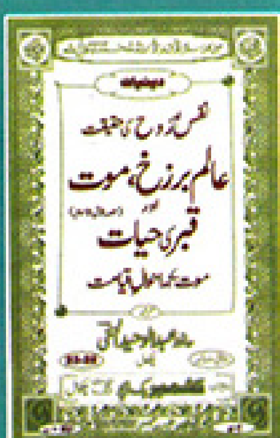
عالم برزخ موت
قبری حیات

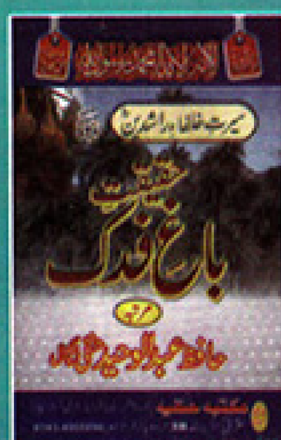
باغ فدک